کیا بروکر دونوں طرف سے بروکری لے سکتا ہے؟

ریفرنس نمبر: Har 5205 تاریخ: 20-03-2021

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اناج کا ایک بروکر جس کو خریدار ریٹ دیتا ہے کہ مثلاً: مجھے 500 روپے من کے حساب سے گندم دلا دو، اور بیچنے والا اپنے ریٹ دیتا ہے کہ مثلا: 600 روپے من کے حساب سے میری گندم فروخت کرا دو۔ بروکر اپنی محنت اور کوشش سے دونوں پارٹیوں کو ملوا دیتا ہے اور یوں دونوں پارٹیوں کے درمیان سودا ہو جاتا ہے، اور بروکر دونوں سے بروکری وصول کرتا ہے۔ کیا بروکر کا دونوں پارٹیوں سے بروکری لینا جائز ہے؟ جبکہ مارکیٹ میں یہ ہی رائج ہے کہ اس طرح کی صورت میں دونوں طرف سے بروکری لی جاتی ہے۔

نوٹ: دونوں پارٹیوں کے درمیان سودا طے کروانے میں بروکر کسی بھی پارٹی کی طرف سے عاقد (سودا کرنے والا) نہیں بنتا، عاقد دونوں پارٹیاں خود ہی ہوتی ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

بروکر جب کسی ایک پارٹی کی جانب سے عقد کرے، تو اسی پارٹی سے بروکری لینے کا مستحق ہے، جس کی طرف سے اس نے عقد کیا، دوسری پارٹی سے نہیں۔ چنانچہ العقود الدریۃ میں ہے: ”الدلال إذا باع العين بنفسه ثم أراد أن يأخذ من المشتري الدلالة ليس له ذلك، لأنه هو العاقد حقيقة وتجب على البائع الدلالة؛ لأنه فعل بأمر البائع“ بروکر جب چیز کو بذات خود فروخت کرے، پھر چاہے کہ مشتری سے بھی بروکری لے، تو یہ اس کے لیے جائز نہیں، اس لیے کہ حقیقۃ وہ ہی عاقد ہے، اور بائع پر بروکر کی اجرت واجب ہے، اس لیے کہ بروکر نے اس کے حکم سے کام کیا ہے۔ (تنقیح الفتاوی الحامدیۃ، ج1، ص445، مطبوعہ کراچی)

ہاں اگر بروکر کسی پارٹی کی طرف سے عاقد نہ ہو، بلکہ عاقد دونوں پارٹیاں خود ہی ہوں اور بروکر ان کے درمیان سودا کروانے کے لیے اپنا وقت صرف کرے، محنت و بھاگ دوڑ کرے، تو اس صورت میں بروکر کا دونوں پارٹیوں سے بروکری لینا جائز ہے۔ لیکن یاد رہے بہر دو صورت بروکر کو صرف اتنی ہی اجرت دی جائے گی، جتنی اجرت اس کام کی عرفاً

دی جاتی ہے، مقررہ اجرت اگر معروف اجرت سے زیادہ ہو، تو وہ نہیں دی جائے گی، البتہ اگر مقررہ اجرت، معروف اجرت سے کم ہو، تو پھر مقررہ اجرت ہی دی جائے گی۔

دوطرفہ بروکری سے متعلق علامہ شامی علیہ الرحمۃ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: ”ولو سعى الدلال بينهما وباع المالك بنفسه يضاف إلى العرف إن كانت الدلالة على البائع فعليه وإن كانت على المشتري فعليه وإن كانت عليهما فعليهما“ اور اگر بروکر بائع اور مشتری دونوں کے لیے بھاگ دوڑ کرے، اور بائع بذات خود عقد بیع کرے، (تو اجرت سے متعلق معاملہ) عرف کی طرف پھیرا جائے گا، اگر اس صورت میں بروکری صرف بائع پر ہوتی ہے، تو اسی پر ہوگی اور اگر بروکری مشتری پر ہوتی ہے، تو اس پر ہوگی اور اگر بائع اور مشتری دونوں پر ہوتی ہے، تو دونوں پر ہوگی۔ **(تنقیح الفتاوی الحامدیۃ، ج1، ص445 مطبوعہ کراچی)**

بروکر کی اجرت کے بارے میں خانیہ میں ہے: ”ان کان الدلال عرض تعنی و ذھب فی ذلک روز کارہ کان لہ اجر مثلہ بقدر عنائہ و عملہ“ اگر روزگار کے سلسلہ میں بروکر نے محنت کی اور آیا گیا، تو اس کی محنت اور عمل کے مطابق اجرت مثل ہوگی۔ **(ملخصاً، فتاوی قاضی خان، ج3، ص229، مطبوعہ بیروت)**

سیدی اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: ”(بروکر نے) اگر بائع کی طرف سے محنت و کوشش و دوادوش میں اپنا زمانہ صرف کیا، تو صرف اجر مثل کا مستحق ہوگا، یعنی ایسے کام اتنی سعی پر جو مزدوری ہوتی ہے، اس سے زائد نہ پائے گا، اگرچہ بائع سے قرارداد کتنے ہی زیادہ کا ہو اور اگر قرارداد اجر مثل سے کم کا ہو تو کم ہی دلائیں گے کہ سقوط زیادت پر خود راضی ہو چکا۔“ **(فتاوی رضویہ، ج19، ص453، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)**

واللہ اعلم عزوجل و **رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی فضیل رضا عطاری

05 شعبان المعظم 1442ھ/20 مارچ 2021

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے